REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
۴ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۸ تبوک ۱۳۳۸ھش ۸ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۲

ایسے اعمال بجالانا کہ جو اسلامی ماحول کو اجاگر کرنیوالے ہوں خُدام الاحمدیہ کا اوّلین فرض ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کے تربیتی جلسے میں علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — مورخہ ۵ ستمبر بروز ہفتہ بعض علمائے سلسلہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ایک خصوصی اجلاس میں خدام سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمارے نوجوانوں کو ایسے اعمال بجالانے ہیں کہ جن سے اسلامی ماحول کو اجاگر کرنے میں مدد ملے خاص مستعدی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا جہاں یہ امر خود ان کے لئے بے انتہا فائدے اور اجر و ثواب کا موجب ہوگا۔ وہاں دوسروں کو بھی راہ راست پر لانے اور صحیح خطوط پر ان کی راہنمائی کرنے میں مدد ملے گی۔

انہوں نے اس ضمن میں نماز باجماعت کی بالالتزام ادائیگی، دعاؤں میں خاص شغف دکھانے ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنے ایک دوسرے کو اسلامی طریق کے مطابق سلام کرنے میں سبقت لے جانے، مریضوں کی عیادت کرنے اور دیگر حقوق العباد کو کمال درجہ مستعدی اور انشراح کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سرحدی جھڑپ میں چینی اور ایک بھارتی ہلاک

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ ایک بھارتی اخبار نے خبر شائع کی ہے کہ چین اور ہندوستان کی سرحد پر ایک مسلح جھڑپ میں ۷ چینی اور ایک بھارتی ہلاک ہوا ہے۔ یہ اخبار جو "ہندوستان سٹینڈرڈ" کے نام سے موسوم ہے۔ نئی دہلی کا انگریزی اخبار ہے۔ جس نے یہ خبر شائع کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ چینی اس تصادم میں کئی ایک لاشیں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل بعد دوپہر اسہال کی شکایت ہوگئی۔ رات پوری نیند نہ آسکی

اس وقت ضعف کی شکایت ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۷ ستمبر۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ مگر بعد دوپہر اسہال شروع ہوگئے۔ جو رات آٹھ بجے تک آتے رہے۔ اسہال کی وجہ سے ضعف کی شکایت رہی۔ رات دس بجے اور پھر ڈیڑھ بجے بھی اسہال آیا جس کی وجہ سے پوری نیند نہ آسکی۔ اس وقت ضعف کی شکایت ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا قادر و شافی خدا حضور کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح، ربوہ ۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

کراچی ۷ ستمبر۔ کراچی میں گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۵½ انچ بارش ہو چکی ہے۔ ایک محلہ میں کئی بوسیدہ مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ کئی نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے۔ بڑی بڑی سڑکوں پر کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہے

ایک عظیم الشان خوشخبری

تفسیر کبیر کی ایک نئی جلد جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد مکمل شفا عطا فرمائے آمین) باوجود بیماری اور ناسازیٔ طبع کے تفسیر کبیر کا کام کر رہے ہیں۔ اور تقریباً ایک جلد کا مواد الشرکۃ الاسلامیہ کو عطا فرما چکے ہیں۔ چنانچہ سورۃ فرقان کی تفسیر کی جو قرآنی معارف و حقائق کا ایک خزانہ ہے کتابت و طباعت ہو چکی ہے۔ اور اگلے حصہ یعنی سورۃ الشعراء کی کتابت شروع ہے۔ جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد احباب حاصل کر سکیں گے۔ گو ابھی ہم اسکے ہدیہ کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لیکن ہم تمام جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ہر جماعت ہمیں اس تعداد سے جو وہ خریدنا چاہتی ہے جلد از جلد اطلاع دے۔ تا ہم ان کے لئے مطلوبہ نسخے ریزرو کر سکیں۔ جماعتوں کے آرڈر کی ترتیب کے مطابق نسخے دیئے جائیں گے

جلال الدین شمس
مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ ...

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۹ء

اسلام کا اقتصادی نظریہ

الفضل کی اسی اشاعت میں ہم دوسری جگہ "ریاست دہلی" سے ایک مضمون نقل کر رہے ہیں جس میں روپیہ پیسہ کی محبت کے نتائج بتائے گئے ہیں۔ اسلام نے مال وزر کے متعلق جو موقف اختیار کیا ہے۔ وہ اتنا اعلیٰ ہے کہ اگر آج دنیا اس پر عمل کرے۔ تو دنیا کا اقتصادی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اسلام اکتناز کے خلاف ہے۔ وہ سود اور قمار بازی کو جو دراصل مال و زر کی محبت کا ہی ایک ذریعہ ہے ممنوع قرار دیتا ہے۔ وراثت کی تقسیم اس طرح کرتا ہے کہ حتی الوسع ایک شخص کے پاس مال جمع نہیں ہو سکتا۔ پھر تجارت کے متعلق اسلام نے ایسے اصول دیئے ہیں۔ کہ منافع خوری کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی انفاق کو دین کے اہم ترین ارکان میں سے بیان کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ متقین کی صفات گنتا ہوا فرماتا ہے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یعنی جو رزق ہم نے انہیں عطا کیا ہے۔ اس کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

قرآن کریم صاف صاف لفظوں میں اس بات کی مذمت کرتا ہے کہ مال چند لوگوں کے درمیان ہی چکر لگاتا رہے۔ اسی طرح اسلام سرمایہ دار طبقے کے خلاف ہے اور اس بات کے بھی خلاف ہے کہ انسان اپنا سب کچھ اس طرح انفاق کر ڈالے۔ کہ خود دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جائے۔ الغرض اسلام مال وزر کے متعلق ایک نہایت متناسب لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اور مال وزر کی ایسی محبت کو جو اس کو نیکی سے باز رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ اور معاد کو بھلا دے پسند نہیں کرتا۔

اسلام کی اسی تعلیم کا اثر تھا کہ ہم نہ صرف صدر اول میں بلکہ ہمیشہ ایسے مسلمان دیکھتے ہیں جو مال وزر سے قطعاً محبت نہیں کرتے۔ ادھر ادھر سے مال آیا ادھر خرچ کر ڈالتے ہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ آپ کے پاس جتنا بھی مال آتا اسی روز انفاق کر دیتے۔ اور بسا اوقات اپنی ضروریات کے لئے بھی نہ رکھتے۔ اسی طرح بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے دل سے مال وزر کی محبت بالکل نکل گئی تھی۔ اور وہ مال و زر کو ہاتھ کی میل سمجھتے تھے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا واقعہ تو سب لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہم کے لئے مال کا مطالبہ کیا۔ تو حضرت عمرؓ نے یہ سوچکر کہ آج وہ ابوبکرؓ پر سبقت لے جائیں گے۔ اپنا نصف مال پیش کر دیا۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا سارا مال دے ڈالا۔ اور اہل بیت کے خرچ کے لئے صرف خدا اور رسول کو رکھ لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جو بہت بڑے تاجر تھے۔ ایک دفعہ سینکڑوں اونٹوں پر مال تجارت لاد کر مدینہ میں داخل ہوئے یہ ایک قابل دید منظر تھا۔ لوگ ہجوم کر کے قافلہ کو دیکھنے نکلے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا تو آپ نے مال و زر کی بہتات کی مذمت فرمائی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو اس کی خبر ملی۔ تو انہوں نے مال سے لدے ہوئے اونٹوں کا قافلے کا قافلہ فی سبیل اللہ دے دیا۔

ذرا سوچئے یہ کتنے دل گردے کی بات ہے۔ اور اس سے کتنی صفائی سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ صدر اول کے مسلمانوں کے دل سے مال وزر کی محبت بالکل نکل گئی تھی۔ یہ نہیں کہ وہ مال وزر کماتے نہیں تھے۔ اکثر تجارت پیشہ تھے۔ اور تجارت میں لاکھوں دیناروں کا لین دین ہو جاتا تھا۔ لیکن وہ مال وزر سے محبت نہیں رکھتے تھے۔ اور جب ملک و قوم کو اس کی ضرورت پڑتی۔ تو سب کچھ پیش کر دیتے۔

ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطالبہ پر زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ آپ نے اس کو یہ سزا دی کہ اس سے کبھی زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔ چنانچہ بعد میں وہ زکوٰۃ میں بڑا بڑا مال لاتا تو واپس کر دیا جاتا نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بلکہ آپ کے خلفاء نے بھی اس سے زکوٰۃ نہ لی

آجکل مسلمانوں کا یہ دعوےٰ ہے کہ اسلام ہی اشتراکیت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ دعوےٰ ہے کہ دونوں نظاموں سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام کا متناسب اور معتدل نقشہ اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ یہی حقیقت ہے لیکن جب تک ہم ایسا کر کے نہ دکھائیں۔ یہ دعوےٰ صرف دعوےٰ ہی رہ جاتا ہے۔ اس وقت کئی ایک ممالک ایسے ہیں جو اسلامی ممالک کہلاتے ہیں ان ممالک میں بسنے والے اکثر مسلمان ہیں حکومت کی باگ ڈور بھی انہی کے ہاتھ میں ہے لیکن یہ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ آج کسی ملک کے مسلمان یہ دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ کہ وہ اسلام کے اقتصادی اصولوں پر کاربند ہیں۔ جس طرح دوسرے ممالک میں مال وزر بہر حال جمع کرنے کا شوق ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی ہے۔ اکتناز، احتکار پر ذرا اظہار بیزاری نہیں ہوتا۔ بلکہ حیرت ہے کہ سودی کاروبار بھی اور قمار بازی بھی دیگر غیر اسلامی ممالک کی طرح رائج ہو رہی ہے سرداروں اور والیان ملک کی شان و شوکت کفار سے بھی کہیں بازی لے گئی ہے بلیک چور بازاری سمگلنگ زوروں پر ہے سوال یہ ہے کہ جب ہم اسلام پر عمل پیرا ہی نہیں رہے۔ تو پھر اسلام سرمایہ داری اور اشتراکیت کو کس طرح شکست دے سکتا ہے اگر ہم اپنے دعوے کو اپنے اعمال سے سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ تو ایسے دعوے کا فائدہ ہی کیا؟

ہمارے اخلاق

ہمارے عوام کا اخلاق کس قدر پست ہو چکا ہے۔ اس کا تھوڑا سا اندازہ مندرجہ ذیل خبر سے لگایا جا سکتا ہے ملاحظہ ہو۔

"گزشتہ روز تین خواتین رنگ محل کے قریب سے گزر رہی تھیں کہ ان میں سے ایک نوجوان خوبرو خاتون کو دورہ پڑا اور وہ بے ہوش ہو کر سڑک پر گر پڑی۔ سینکڑوں تماشائی اس کے اردگرد اکٹھے ہو کر اس کے قیمتی کپڑوں اور جسم کی تعریفیں کرنے لگے۔ لیکن کسی شخص کو اسے طبی امداد دینے کا خیال نہ آیا۔ بالآخر ایک راہ گیر پہلوان نے اسے ایک قریبی ڈاکٹر کی دکان پر پہنچایا۔ ڈاکٹر کی دکان کے اندر اور باہر بھی سینکڑوں راہ گیر تماشا دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ آخر کار پولیس نے موقعہ پر پہنچکر ان لوگوں کو منتشر کیا۔ اور خاتون کو ہسپتال پہونچایا"

(تسنیم ۳۱ اگست ۱۹۵۹ء)

یہ مسلمانوں کی پستی ہے اور آج کے مسلمانوں کا کردار اس آئینہ میں دکھایا گیا ہے۔ یعنی ایک عورت جو یقیناً برقع میں ہوگی بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اردگرد کے مسلمان اس کی مدد کرتے۔ اس کو تماشہ بنا لیا گیا۔ اگر یورپ میں ایسا واقعہ ہوا ہوتا۔ تو جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔ خبر مختلف ہوتی۔ خبر یہ ہوتی۔ کہ ہر ایک نے مدد کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور فوراً اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ اور دوا وغیرہ کا خرچ برداشت کرنے کی سینکڑوں نے پیشکش کی۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے مفت مدد دی مگر جب اس سے فائدہ نہ ہوا۔ تو کئی لوگوں نے اس کو ہسپتال پہنچانے کے لئے اپنی موٹریں حاضر کر دیں۔ اور کئی ایک نے اپنا خون دینے کی پیشکش کی۔ یورپ کافروں اور ملحدوں کا ملک ہے۔ وہی بات ہے جو اقبال نے دوسرے رنگ میں کہی ہے ؎

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو صنم پکاریں ہری ہری

الفضل کے حجم میں اضافہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۵۵ء کے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر فرمایا تھا کہ:۔

"الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے ...... اگر جماعت توجہ کرے تو ...... پانچ ہزار تک اس کی بکری ہو سکتی ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں الفضل کا حجم بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مضامین میں بھی تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے"

اگر احباب جماعت اخبار الفضل کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منشاء مبارک کے مطابق توسیع کریں۔ تو الفضل کے حجم میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کرام اس طرف توجہ دے کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو پورا کرنے میں

ادارۂ الفضل

کی امداد کریں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۹۳۵ میل کا تبلیغی سفر۔ ملاقاتوں، تقاریر اور لٹریچر کے ذریعے تبلیغ۔ دو افراد کا قبول اسلام

احمدیہ مسلم مشن ٹبورا کی رپورٹ از یکم اپریل تا ۳۰ جون ۱۹۵۹ء

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ٹبورا۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

مارچ ۱۹۵۹ء کے آخر میں مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب کو مشن کا چارج دیکر یہ عاجز یکم اپریل کو بذریعہ ٹرین نیروبی سے ٹبورا کے لئے روانہ ہوا کسموں اور موانزا کے راستہ ہوتا ہوا سات اپریل کو بفضلہ تعالیٰ کئی ماہ بعد واپس ٹبورا پہنچا۔ جھیل کے جہاز کے انتظار میں ایک دو دن کسموں ٹھیرا اور اس طرح یہاں دوستوں کو اچھی طرح ملنے کا موقع ملا۔ مسوما میں جناب خالد احمد صاحب رشید اور مکرم جناب امری کیا مبہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے ملا کسموں اور مسوما دو جگہ لٹریچر برائے فروخت دیا۔ موانزا میں پرنٹنگ پریس کے بیچنے کے سلسلہ میں خریدار سے مل کر بات چیت کی۔

اس عاجز کے حلقہ ٹبورا مشن سے کئی ماہ باہر رہنے کے باعث یہاں دفتر کا بہت سا کام جمع پڑا تھا۔ وہ ختم کیا اور مشن اور پریس کے حسابات چیک کئے اور آڈٹ کرائے۔

تبلیغ

حلقہ ٹبورا مشن میں اس عاجز کے ساتھ دو افریقن معلمین نے بھی کام کیا ٹبورا ٹاؤن میں اکثریت افریقن کی ہے۔ یہاں ۹۵ فیصدی کام افریقن میں کیا گیا۔ افریقن مارکیٹ۔ گورنمنٹ کوارٹرز۔ ہسپتال ریلوے سٹیشن۔ جیل خانہ۔ پولیس لائنز۔ پرزن ٹریننگ سکول۔ ریلوے اپرنٹس سکول اور ٹبورا افریقن سیکنڈری سکول میں تبلیغ کی گئی۔ اس کے علاوہ دور و نزدیک ۹ دیہات کا دورہ کیا گیا۔ اس علاوہ تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے احمدی دوستوں کو بھی بیدار کیا گیا۔ ۹۳۵ میل سفر کیا۔ ۸۰۰ سے زائد لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ ۵۰۰ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۱۲ افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ۔

جن لوگوں کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی ان میں ٹانگانیکا کے پہلے افریقن وزیر ذراعت آنریبل چیف عبد اللہ فنڈیکیرا صاحب کے چھوٹے بھائی مسعودی سعیدی فنڈیکیرا صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ

بفضلہ تعالیٰ احمدیت کے بہت قریب ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے خاندان کے لوگ احمدی ہو جائیں آپ اسلام کا بڑا درد رکھتے ہیں۔ اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب احمدی ہو جائیں گے۔ نیز یہ بھی کہا کہ وہ سکول کے اجراء کے سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کریں گے۔

دو امریکن پادری صاحبان سات دن کے دورہ پر ٹبورا آئے۔ تو ہمارے مشن کے دفتر میں بھی پہنچے آج کل یورپین پادری عموماً خود تبلیغ نہیں کرتے بلکہ افریقن سے ہی سارا کام کراتے ہیں۔ مشن کے دفتر میں ان کی خاطر تواضع کی گئی اور دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

تصرف الٰہی

گفتگو کے دوران عجیب تصرف الٰہی دیکھا پادری صاحب ہر بات ایسی کر دیتے جو خود انہی کے خلاف پڑتی تھی۔ ان کے ساتھی بھی بظاہر اپنے ساتھی کے طریق استدلال کو غیر معقول سمجھنے لگے۔ جاتے وقت کہنے لگے کہ آپ کی کتاب قرآن کریم ہے اور ہماری انجیل ہے نہ آپ نے عیسائی ہونا ہے۔ اور نہ ہم نے مسلمان اس لئے اس گفتگو کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے کہا کہ پادری صاحب اگر کوئی شخص ہمیں ہماری غلطی سمجھا دے تو ہم تو ہر وقت اپنی اصلاح کے لئے تیار رہتے ہیں۔ باقی رہ گیا یہ کہ آپ لوگ مسلمان ہوں گے یا نہیں۔ ہم تو آپ لوگوں کے متعلق کبھی بھی مایوس نہیں ہوئے آخر آپ کے بھائی یورپ اور امریکہ میں آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے مسلمان ہو ہی رہے ہیں میں نے انہیں دوبارہ آنے کی دعوت دی لیکن وہ معذرت کر کے چلے گئے۔ یہ گفتگو سواحیلی زبان میں ہوئی جسے افریقن حاضرین نے خاص دلچسپی سے سنا۔

مطالعہ

مختلف دینی کتب سے ۱۰۷۵ صفحات کا مطالعہ کیا۔

تعلیم و تربیت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہفتہ میں ۶ بار نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور نماز مغرب کے بعد درس حدیث شریف دیتا رہا۔ درس حدیث کے بعد اور نماز عشاء سے پہلے افریقن مبلغین اور آنریری مبلغین کو بائیبل اور قرآن کریم سے ضروری حوالہ جات لکھاتا اور سمجھاتا رہا۔ نماز عصر کے بعد بچوں کی دینیات کلاس کی نگرانی کرتا رہا۔

"ریلوے اپرنٹس سکول" جس میں سٹیشن ماسٹر۔ ریلوے گارڈ اور ٹکٹ اگزیمینرز وغیرہ کا کورس پڑھایا جاتا ہے اور یہ سارے ٹانگانیکا میں اپنی قسم کا واحد ادارہ ہے اس کے یورپین پرنسپل مسٹر Reece سے مل کر ہفتہ میں ایک بار سکول کے مسلم طلباء کو دینیات پڑھانے کی اجازت حاصل کی۔ دوسرے اساتذہ سے بھی ملا۔ اور سب کو لٹریچر دیا۔ ہفتہ میں ایک بار باقاعدہ دینیات کلاس کو پڑھاتا رہا۔ الحمد للہ۔

گورنمنٹ افریقن سیکنڈری سکول جس میں ۱۳ جماعتوں تک پڑھائی ہے اس میں آج کل ہمارا کوئی طالب علم نہیں نیز یہ عاجز قریباً ایک برس حلقہ ٹبورا سے باہر رہنے کے باعث سکول پڑھانے نہیں جا سکا رہا اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یورپین

کلماتِ طیباتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دینِ حقیقی کی واضح اور روشن علامت

"درحقیقت دین وہی دین ہے جس کے ساتھ سلسلہ معجزات اور نشانوں کا ہمیشہ رہے تا اس دین کے پیرو کو بہت آسانی اور سہولت سے سمجھ آجائے کہ خدا موجود ہے لیکن جس دین میں خدا کے نشانوں کے ذکر کرنے کے وقت صرف قصوں کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کے ذریعہ خدا کی معرفت کیونکر حاصل ہو؟ دوستو! خدا کے تازہ بتازہ نشانوں میں عجیب لذت ہے۔ اس کیفیت کی لذت ہم کیونکر بیان کر سکتے ہیں۔ وہ کس قدر ایمان کی ترقی کا وقت ہوتا ہے جبکہ خدا کوئی غیب کی خبر ہمیں بتلا کر ثابت کرتا ہے کہ میں موجود ہوں اور ساتھ کسی مشکل کو حل کر کے ظاہر کرتا ہے کہ میں قادر ہوں اور ہمارے دشمن کو ہلاک کر کے اپنی وحی سے ہمیں مطلع کرتا ہے کہ میں تمہارا موید اور مددگار ہوں اور ہمارے دوستوں کی نسبت ہماری دعائیں قبول کر کے ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ میں تمہارے دوستوں کا دوست ہوں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۹ و ۳۲۰)

ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہماری دینیات کلاس کو بند کر دیا تھا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب متعصب ہونے کے باعث کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہماری کلاس کامیاب نہ ہو۔ کئی برس سے ہمارا ان سے مقابلہ رہتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ حق کی ہی فتح ہوتی رہی ہے۔ چونکہ گذشتہ سالوں میں چار پانچ نوجوانوں نے بیعتیں بھی کی تھیں اس لئے اب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس سلسلہ میں بڑی سختی سے عمل شروع کر دیا ہے کہ ایک مذہب کا لڑکا بغیر ہیڈ ماسٹر کی اجازت حاصل کئے نہ دوسرا مذہب اختیار کرے اور نہ ہی دوسرے مذہب کی کلاس میں دینیات پڑھے اور ہیڈ ماسٹر صاحب اجازت دینے سے پہلے لڑکے کے والدین سے اجازت حاصل کریں گے۔ نیز ہیڈ ماسٹر صاحب نے پھر کلاسوں میں لڑکوں سے دریافت کرنا شروع کیا کہ کون کون سے لڑکے غیر احمدی ہیں لیکن احمدیوں کی کلاس میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مخالفت کے ڈر یا والدین کے خوف کے باعث ہمارے زیر اثر طلبہ کا جرأت دکھانا بڑی مشکل بات ہے لیکن اس سال بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہیڈ ماسٹر صاحب کی توقعات کے بالکل خلاف چار طلبہ ہماری کلاس میں پڑھنے کیلئے تیار ہو گئے۔ جن میں سے ایک کے والدین نے بھی تحریری اجازت دے دی ہے اور ایک دوسرے کے والدین سے اجازت ملنے کی امید ہے۔ اس طرح بادلِ ناخواستہ...

ہیڈ ماسٹر صاحب نے پھر حق کے سامنے اپنی شکست تسلیم کر لی۔ اور اس عاجز کو ہفتہ میں دو پیریڈ ان کو دینیات پڑھانے کی اجازت دیدی اگرچہ ہماری کلاس میں فی الحال صرف دو طلبہ ہیں لیکن جب یہ عاجز کلاس سے نکلتا تو درجنوں طلبہ جن میں سے اکثر عیسائی ہیں لٹریچر لینے آ جاتے ہیں اور دو دو گھنٹے سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا۔ اس طرح سکول کے باقی طلبہ کو تبلیغ کا بہت عمدہ موقع ملتا رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خطبات جمعہ میں عموماً سواحیلی زبان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات یا تفسیر کبیر کے مضامین بیان کرتا رہا۔ عیدین کے موقع پر ضروری انتظامات کئے۔ اور بوڑا سکول کے طلبہ میں سے اپنے ذیر اثر طلبہ کو کھانے پر مدعو کیا۔ انہیں مناسب لٹریچر دیا۔ اور تبلیغ کی۔

دعوتیں

جیسے کہ عاجز نے عرض کیا ہے عید کے موقعہ پر طلبہ کی دعوت کی۔ اسکے علاوہ آنریبل چیف فنڈیکیرا صاحب ٹانگانیکا کے پہلے افریقن Minister Land and Surveys اور ان کے تین مہمان چیفوں کی دعوت کی۔ جس میں بعض افریقن احمدی دوستوں کو بھی مدعو کیا۔ سب کی خدمت میں مناسب لٹریچر پیش کیا گیا۔

سوشل

احمدی اور غیر احمدی مریضوں کی عیادت کے لئے ان کے گھروں پر وقتاً فوقتاً جاتا رہا۔

جن جن غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے گھروں میں کسی عزیز کی وفات ہوئی انکے ہاں تعزیت کے لئے گئے۔ ایک غریب کا پول ٹیکس معاف کرانے کے لئے ریونیو افسر صاحب کے پاس سفارش کی۔

ٹانگانیکا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت "افریقن نیشنل یونین TANU" کے ایک پبلک جلسہ میں شامل ہو کر ساری کارروائی سنی اور دوستوں سے ملاقات کی۔

حکام سے ملاقاتیں

دو بار نئے پراونشل کمشنر صاحب سے ان کے دفتر میں ملا۔ ایک دفعہ نئے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ ایک افریقن ڈسٹرکٹ افسر صاحب سے ملا... ریونیو افسر صاحب سے ملاقات کی۔ منسٹر آف لینڈ اینڈ سروے کو دو تین مرتبہ ملا۔ چیف دمعا فی فنڈیکیرا صاحب سے ان کے دفتر میں ملا۔

ترجمہ قرآن کریم سواحیلی

نئے پراونشل کمشنر صاحب۔ نئے چیف دمعا فی فنڈیکیرا صاحب اور چیف عبداللہ فنڈیکیرا صاحب کے ایک مسلمان اور دو عیسائی چیفوں کو قرآن کریم سواحیلی کا ایک ایک نسخہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

مضمون نویسی

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس عاجز نے عرصہ زیر رپورٹ میں قلمی جہاد میں حصہ لینا بھی شروع کیا۔ الفضل میں اشاعت کے لئے مشن کی سہ ماہی رپورٹ کے علاوہ ایک مضمون بزبان سواحیلی اپنے اخبار سواحیلی کے لئے لکھا جس میں مسلمانان مشرقی افریقہ کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ واضح کیا۔ کہ اگرچہ عیسائیت صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے پھر بھی پادری اسے پھیلانے کے لئے کتنی محنت کرتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو بدرجہ اولیٰ اسلام کو جو کہ تمام دنیا کے لئے رحمت ہے غیر مسلموں میں پھیلانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

روزے، صدقات اور دعائیں

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شدید علالت کی خبر سنتے ہی دوستوں نے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا انتظام کیا جو کہ ابھی جاری ہے روزانہ نماز میں دعا کا بھی سلسلہ جاری ہے اس عاجز کی تحریک پر تمام افریقن اور ایشین احمدی دوستوں نے ہر جمعرات کے دن روزے بھی رکھے اور جب تک حضور پر نور کو کامل شفا حاصل نہیں ہو جاتی انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

اللہ کریم اپنے فضل اور کرم سے ہمارے آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمارے سروں پر رکھے اور حضور کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے دن دکھائے۔ آمین

بالآخر دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا فرمائیں اللہ کریم ہم پر رحم فرمائے اور ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز فرما کر اپنے پیارے دین اسلام کی نصرت کیلئے اپنی آسمانی فوجوں کو جلد نازل فرمائے تا یہ پسماندہ اقوام جلد تثلیث کے جال سے رہائی پائیں اور محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی حکومت لوگوں کے دلوں پر ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے۔ آمین۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت

(از مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس پی سکھر)

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی ہستی کو دنیا میں صرف ان اشخاص نے پیش کیا ہے جن کو معروف اصطلاح میں نبی یا رسول یا پیغمبر یا اوتار یا رشی کہا جاتا ہے اور جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعویٰ تھا۔

کسی شہنشاہ یا بادشاہ مثلاً ہرقل یا سکندر اعظم یا کسی قیصر و کسریٰ یا نپولین یا کسی اکبر اعظم یا کسی بڑے ماہر علم ہیئت و طبیعات یا ماہر سیاسیات و اقتصادیات نے کبھی خدا تعالیٰ کے وجود کو پیش نہیں کیا۔

حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک جتنے بھی ایسے وجود آئے جنکو انکے زمانہ کی اقوام نے نبی سمجھا انکا پیغام یہی تھا کہ لا الٰہ الا اللہ یعنی اللہ ایک ہے اور اسکے سوائے کوئی معبود یا مطلوب نہیں۔ یہ پیغام دنیا میں پہنچانے والوں کا مقابلہ نمرود، شداد، فرعون وغیرہ زبردست بادشاہوں نے کیا۔ مگر باوجود ان تمام مخالف طاقتوں کے ان ہستیوں نے خدائے واحد کی واحدنیت کو اپنے زمانہ میں لوگوں کے سامنے پیش کیا اور ایک بہت بڑی جماعت انکے ماننے والوں کی بھی تیار ہوتی رہی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام انبیاء نے گو اپنی رسالت کا ذکر کیا ہو گو ان کی اصل تعلیم کو صرف لا الٰہ الا اللہ پر ہی ختم کر دیا۔ بگو انکا آخر نتیجہ کیا ہوا۔ نہ صرف یہ خدا کی واحدنیت کو انکے ماننے والوں نے بگاڑ کر رکھدیا بلکہ خود خدا کی ہستی کو انہیں فنا کر دیا اور انکو مجسم خدا بنا کر انکی پرستش شروع کر دی۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا تو آپ نے نہ صرف لا الٰہ الا اللہ کو پیش کیا بلکہ محمد رسول اللہ کو ساتھ ملا کر ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول میں فرق کر کے دکھلا دیا اور شرک کی جڑ پر مستقل تبر رکھ کر اس مسئلہ کو ہمیشہ کیلئے پورے طور پر حل فرما دیا اور دنیا کو یہ سبق دیا کہ انکی مذہبی تعلیم مکمل نہیں ہو سکتی جبتک وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اپنا وردِ زبان نہ بنا لیں۔

یہ کلمہ صرف حضرت محمد الرسول اللہؐ کا ہے اور کسی مذہب میں یا کسی نبی نے یا اسکی کتاب نے کلمہ پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان سب کی الہامی کتب کیا وید کیا پران کیا توریت کیا زبور کیا انجیل کیا دیگر صحائف سب محرف و مبدل ہو چکے ہیں اور قرآن میں فیہا کتب قیمہ فرما کر اب صرف قرآن کو ان سب کا جامع بنا دیا ہے۔ اور ان سب کتابوں کی تعلیم لانیوالے انبیاء بھی مسلمانوں کیلئے اسیواسطے قابل تکریم و تعظیم ہیں کہ ان کا ذکر قرآن پاک میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور آیا ہے۔ اگر محمد مصطفیٰؐ اپنے خاتم النبیین کے مقام کی وجہ سے ان انبیاء کی تصدیق نہ فرماتے اور قرآن انکو ماننا جزو ایمان نہ ٹھہراتا تو ان انبیاء کا وجود اور انکی نبوت دونوں معرض خطر میں ہوتیں مگر آنحضرتؐ کے طفیل یہ دونوں باتیں آسان ہو گئیں۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ جو ہر ایک طرف سے تحریر و یا خطوط پر ثبت فرمایا کرتے تھے اس پر بھی محمد الرسول اللہؐ ہی کندہ ہوا ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ نے جو تبلیغی خطوط اپنے زمانہ کے بادشاہوں کے نام ارسال فرمائے انپر بھی یہی مہر لگی ہوتی تھی ان خطوط میں سے وہ خط جو ابن مقوقس حاکم مصر کے نام لکھا تھا اور جسکا عکس ۱۹۰۶ء میں جرنل آف دی سکم انسٹیٹیوٹ کے شائع کیا تھا اور انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا اسمیں یہ سارا خط درج ہے اسکے آخر میں بھی محمد الرسول اللہ کی مہر ہے۔

گویا ہر موقع پر آپ نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ہی پیش کیا ہے۔ اور یہ کلمہ ہی آپ کی ختم نبوت کی حقیقت کو بھی ظاہر کرتا ہے جب تک کوئی شخص اس کلمہ کو نہ پڑھے اور اسکی تعلیم پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

اگر کوئی شخص اس کلمہ کا قائل نہ رہے خواہ وہ اسلام یا حضرت محمد مصطفیٰؐ کو رسول خدا بھی تسلیم کرتا ہو۔ جیسے بابی یا بہاء اللہ کے معتقد بھائی وہ یقیناً حد اسلام سے باہر ہیں۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

جیسے نبوت کے لحاظ سے نبی کریمؐ کا مقام خاتم النبیین ہے ایسے ہی دین کے لحاظ سے آپ کا لایا ہوا دین اسلام خاتم الادیان ہے۔ اور اسکا بنیادہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی ہے۔ کیونکہ یہ تعلیم بھی انتہائی مکمل تعلیم ہے اس کے بعد اور کسی تعلیم کی ضرورت نہیں۔

اب یہ کلمہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی تا روز قیامت جاری رہے گا۔ اور یہی خاتم النبیین کی اصل شان ہے۔ اب دنیا میں کوئی نبی خواہ نیا ہو یا پرانا اسی

روپیہ سے محبت

یہ واقعہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایڈیٹر "ریاست" کی تازہ تصنیف کتاب "ناقابل فراموش" نے لٹریری اعتبار سے ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اردو زبان کے کئی اخبار نویسوں اور اور مصنفین نے کوشش کی کہ وہ بھی اپنی زندگی کے حالات اور تجربات کتابی یا اپنے اخبار میں اقساط کی صورت میں شائع کریں۔ مگر ان کو اس کوشش میں کامیابی نصیب نہ ہوئی کیونکہ یہ تعالیف ہی بنیادی طور پر دلچسپ نہ ہوں۔ تو ان کو مقبولیت کیونکر حاصل ہو۔ چنانچہ اردو اخبار نویسوں اور مصنفین کی اس ناکام کوشش کے علاوہ انبالہ کے اخبار "ٹریبیون" وغیرہ انگریزی اخبارات اور پاکستان کے بعض روزنانہ اردو اخبارات نے بھی اب یہ سلسلہ جاری کیا ہے اور مارشل لا ۱۹۱۹ء کے اسیر سید محسن شاہ سنیئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان کا ایک طویل مضمون مارشل لاء کے زمانہ کے حالات کے متعلق لاہور کے روزانہ اخبار "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ روپیہ اور جائیداد کی محبت کے سلسلہ میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب ہم جیل میں تھے تو ایک دن کشمیری مزدوروں کا ایک گروہ پہنچا جو امرتسر میں پکڑا گیا تھا۔ ان مزدوروں پر الزام یہ تھا کہ امرتسر کی لوٹ کا مال ان کے قبضہ سے برآمد ہوا۔ مقدمہ کا فیصلہ سننے کے بعد یہ جیل آئے تو ان سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے۔ وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ ہمیں سات سات سال قید کا حکم ہوا ہے اور ساتھ ہی ہماری جائیداد جو ایک لکڑی پھاڑنے والا کلہاڑا تھا، بھی ضبط ہو گئی ہے۔ اس پر پنڈت رام بھجدت اور ڈاکٹر گوکل چند نہایت افسردہ خاطر ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ ہمیں قید کی تو پروا نہیں، خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن ضبطی جائیداد ناقابل برداشت ہے میں اس پر ہنس پڑا اور کہا کہ آج مفلسی کا مزا آ گیا۔ نہ کوئی لمبی چوڑی جائیداد ہے اور نہ اس کی ضبطی کا غم۔

ان کشمیری مزدوروں کا ایک اور بھی قصہ سن لیجئے۔ جیل میں دستور تھا کہ سپرنٹنڈنٹ جیل ہفتہ میں ایک دن قیدیوں سے ملاقات کر کے ان کی گزارشات سنتا تھا۔ ان کشمیری مزدوروں کا ایک خاصہ لمبا چوڑا وفد "عرضداشت" کرنے کے لئے پیش کیا گیا۔ لیکن وقت پر یہ غریب گھبرا گئے اور جب ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ تو ہر ایک نے دوسرے پر بات ٹال دی اور اس طرح آخری آدمی تک بات پہنچی تو اس نے کہا کہ حضور ہمیں ساری عمر کے لئے قید کرا دیں۔ مگر کشمیر بھیجدیں۔ اس پر سپرنٹنڈنٹ ہنس پڑا اور ان کی عرضداشت ختم ہو گئی۔"

اوپر کے اقتباس کے دو پہلو دلچسپ ہیں ایک تو یہ کہ جو لوگ مالدار ہوں، وہ روپیہ سے محبت کرنے کے باعث اپنے آپ کو جسمانی تکالیف کے سپرد تو کر سکتے ہیں۔ مگر وہ روپیہ سے جدا ہونا برداشت نہیں کرتے۔ اور دوسرے کشمیر کے لوگ فطرتاً کوئی خطرہ یا تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ کشمیر کی آب و ہوا ہے اور اس سلسلہ کا وہ واقعہ تو بہت ہی دلچسپ ہے کہ پہلی عالمگیر جنگ کے زمانہ میں مرحوم مہاراجہ پرتاپ سنگھ آف کشمیر نے کشمیریوں کو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے کہا تو ان بیچاروں نے جواب دیا تھا کہ ان کو فوج میں بھرتی ہونے سے انکار نہیں، بشرطیکہ ان کی حفاظت کیلئے میدان جنگ میں ان کے ساتھ پولیس بھی موجود رہے۔

روپیہ اور دولت کا فلسفہ بہت دلچسپ ہے اور جو لوگ روپیہ کو آرام و راحت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں، وہ بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں کیونکہ روپیہ جتنا زیادہ ہو انسان اتنا ہی زیادہ لالچ میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ برلے۔ ڈالمیے۔ گوئینکے اور تھاپرئیے کروڑوں روپیہ رکھتے ہوئے بھی رات کو آرام سے سو نہیں سکتے اور یہ اس ذہنی کوفت میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں کہ وہ اپنی دولت میں مزید اضافہ کیونکر کریں اور جو کمزوریاں بنیادی طور پر ہندوؤں اور ہندو لیڈروں میں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ ملک کے لئے تباہ کن ہیں ان کی سب سے بڑی وجہ بھی روپیہ سے محبت ہی ہے چنانچہ اس سلسلہ کا ایک دلچسپ واقعہ سنیے ایڈیٹر "ریاست"، جس زمانہ میں کانگرسیوں کے ساتھ فیروزپور جیل میں نظر بند تھا، وہاں دہلی کے ایک صاحب موتی رام بھی تھے جن کی مالی حیثیت تو بالکل معمولی تھی مگر ان کے جذبات حب الوطنی کے اعتبار سے قابل قدر تھے۔ کیونکہ ۱۹۴۲ء کی تحریک کے سلسلے میں جتنے خلاف قانون پوسٹر دہلی میں شائع ہوئے ان تمام کو موتی رام جی نے ہی دیواروں پر چسپاں کیا تھا اور آپ اسی جرم میں ہی نظر بند کئے گئے اور پیشہ کے لحاظ سے بھی آپ پوسٹر لگانے کا کام کرتے تھے۔ جیل سے رہائی کے بعد موتی رام دہلی آ گئے اور آپ نے یہاں اپنا پوسٹر لگانے کا کاروبار پھر شروع کر دیا۔ آپ دنیا میں تنہا ہی ہیں۔ نہ بیوی۔ نہ بچہ۔ نہ بھائی نہ بہن اور آپ دریائے جمنا کے کنارے پھوس کی ایک جھونپڑی میں رہا کرتے۔ چند برس کی بات ہے آپ دمہ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ دریا کے کنارے دسمبر کے مہینہ کی سرد ہوا اور پھیپھڑوں کی بیماری۔ ایک روز اپنی اس بیماری کی حالت میں دفتر "ریاست" میں تشریف لائے۔ اور آپ نے اپنی مشکلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ بیمار ہیں۔ دریا کے کنارہ جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ کمزور ہونے کے باعث کام بھی نہیں کر سکتے۔ اور نادری وافلاس کا شکار ہیں۔ آپ نے یہ حالات جب بیان کئے۔ تو راقم الحروف نے آپ سے کہا کہ آپ جھونپڑی میں رہائش ترک کر دیجئے۔ دفتر "ریاست" میں ایک کمرہ آپ کو دے دیا جاتا ہے۔ وہاں رہیئے۔ کوئی کام نہ کیجئے۔ صرف دفتر کی نگرانی رکھئے اور چپراسیوں سے کام لیجئے۔ آپ کے کھانے اور علاج کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور مستقل طور پر یہاں رہیئے۔ آپ کو پاکٹ خرچ کے لئے تیس روپیہ ماہوار بھی دیدیا جائیگا موتی رام جی سے جب یہ کہا تو آپ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ان سے پوچھا گیا کہ خاموش کیوں ہو گئے۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تیس روپیہ ماہوار میں مجھے بچے گا کیا۔"

یہ جواب سن کر راقم الحروف حیران کہ ان کے رہنے کھانے پینے کا تمام انتظام کرنے کے علاوہ ان کو تیس روپیہ ماہوار کہا گیا نہ بیوی ہے نہ بچہ اور نہ کوئی رشتہ دار۔ مگر پھر بھی بچت کا سوال ان کے سامنے ہے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ ہندو فطرتاً روپیہ سے محبت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ یہ چاہے دس روپیہ ماہوار پیدا کرتا ہو یا دس کروڑ روپیہ اس کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ یہ روپیہ نہ بچائے اور اس سے یہ محبت نہ کرے۔ اور روپیہ کی یہ بچت بازی نہ صرف اس کی اپنی ذات بلکہ یہ ملک کے لئے بھی مصیبت کا باعث ہے

مہاتما گاندھی نے روپیہ جمع کرنے کی بہت سخت مذمت کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی ضرورت سے زیادہ دولت کا رکھنا پاپ ہے۔ رسول اللہؐ نے بھی خدا سے دعا کی ہے کہ

"اے خدا مجھے میری زندگی میں مفلس رکھنا اور مرنے کے بعد بھی مجھے مساکین میں جگہ دینا۔"

اور حضرت مسیحؑ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ "سوئی کے ناکہ میں سے اونٹ کا نکل جانا ممکن ہے۔ مگر کسی امیر کا بہشت میں داخل ہونا ممکن نہیں" مگر مرحوم سید اکبر الہ آبادی کا قول بہت دلچسپ ہے۔ جو آپ نے ایڈیٹر "ریاست" سے کئی برس ہوئے الہ آباد میں فرمایا۔ آپ نے کہا تھا "روپیہ سے اتنی محبت کرو جتنی انگریز اپنے بہرہ سے کرتا ہے۔ جب انگریز کو بہرہ کی ضرورت ہو تو وہ اسے بوائے کہہ کر اپنے پاس بلا لیتا ہے اور جب کام نہ ہو تو بہرہ کو کمرہ میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ کیونکہ انگریز کو اس سے کوئی محبت نہیں۔ یعنی روپیہ سے صرف کام لو اس سے محبت نہ کرو۔" ان اوپر کے اقوال کی موجودگی میں جو لوگ روپیہ اور دولت سے محبت کرتے ہیں وہ نہ صرف اپنی ذات بلکہ انسانیت پر بھی ظلم کرتے ہیں۔ کیونکہ بقول گورو نانک روپیہ نہ تو بغیر گناہوں کے جمع ہو سکتا ہے اور نہ مرنے کے بعد یہ ساتھ جاتا ہے یعنی اگلی دنیا میں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے کسی بنک سے اس کے ڈرافٹ نہیں ملتے اور وہ لوگ اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں روپیہ دوسرے ضرورتمندوں پر صرف کرتے ہیں۔ اور اسکو جمع نہیں رکھتے۔

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

۱۔ حصہ آمد کے موصی احباب کو جن کی طرف سے فارم ہائے اصلی آمد بابت سال ۵۸-۵۹ء پر ہو کر آ چکے ہیں سالانہ حسابات بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو جس نے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس کر دیا ہو اور اس پر پندرہ دن گذر چکے ہوں۔ سالانہ حساب نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرمائیں تا اس کی وجہ معلوم کی جائے اور حساب بھجوایا جائے یا حساب بھجوانے میں جو روک ہو۔ اس سے انکو اطلاع دی جائے۔

۲۔ جو دوست دفتر کے مرسلہ حساب میں کوئی غلطی پائیں وہ معین طور پر مطلع فرمائیں کہ کیا غلطی ہے۔ مگر ان کی ادا کردہ کوئی رقم ان کے حساب میں درج نہیں۔ تو وضاحت سے لکھیں کہ اتنی رقم جو سیکرٹری مال کو ادا کی اس حساب میں درج نہیں رسید کے نمبر اور تاریخ سے بھی اطلاع دیں۔ یہ اطلاع اگر مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ بھیجی جائے۔ تو بہتر ہے تاکہ وہ اس پر اپنی تصدیق کر دیں کہ رقم فی الحال ان کے پاس ہے یا داخل خزانہ صدر انجمن ہو چکی ہے۔ اگر داخل خزانہ ہو چکی ہے تو وہ خزانہ کے کوپن کا حوالہ دیکر موصی کی شکایت دفتر کو بھجوا دیں۔

۳۔ جن احباب کو فارم ہائے اصلی آمد بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی وجہ سے پُر کر کے ابھی واپس نہیں کئے۔ وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تا ان کو سالانہ حساب بھیجا جائے۔ فارم اصلی آمد پُر کر کے واپس کرنے کے بغیر سالانہ حساب پانے کی توقع رکھنا امید موہوم ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے فارم اصلی آمد پُر کر کے واپس نہ کرنے والے احباب قواعد کے ماتحت بقایا دار گردانے جا سکتے ہیں۔ گو ان کی طرف سے حصہ آمد ادا ہو رہا ہو (سیکرٹری [illegible])

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔
(ناظر اعلیٰ)

ملتان چھاؤنی

ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر ۔ پریذیڈنٹ
" سیکرٹری زراعت
قاضی شریف احمد صاحب " مال
چوہدری عبدالشکور صاحب " امور عامہ و ضیافت
خان رحمت اللہ خانصاحب " تعلیم
ڈاکٹر عمر الدین صاحب آڈیٹر
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب " اصلاح و ارشاد

سرگودھا شہر

قریشی محمود الحسن صاحب سیکرٹری امور عامہ

محلہ دار النصر ربوہ

چوہدری عبدالمجید خانصاحب سیکرٹری امور عامہ

کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر

محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ ۔ سیکرٹری مال
منشی سعید احمد صاحب " امور عامہ
منشی محمد بوٹا صاحب " اصلاح و ارشاد
" زراعت
نور محمد صاحب " وصایا

چک ۱۱۹ گ ب نرائن گڑھ ضلع لائلپور

چوہدری مہر خانصاحب ۔ پریذیڈنٹ
چوہدری بشارت علی خانصاحب سیکرٹری مال
چوہدری عبدالمجید خانصاحب محاسب

لائلپور شہر

ملک برکت علی صاحب ۔ سیکرٹری مال
مولوی شیخ عبداللطیف صاحب " امور عامہ
شیخ سمیع اللہ صاحب شاکر " اصلاح و ارشاد
مولوی حکیم عبید اللہ صاحب " تعلیم
چوہدری فضل کریم صاحب " وصایا
پروفیسر سلیم احمد صاحب " زراعت
شیخ محمد احمد صاحب مظہر امین
مرزا اسلم حیات بیگ صاحب آڈیٹر
چوہدری محمد نذیر صاحب سیکرٹری زکوٰۃ
شیخ محمد یوسف صاحب تاجر " ضیافت

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

چوہدری اسلم حیات صاحب ۔ سیکرٹری امور عامہ

بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ

چوہدری محمود احمد صاحب گل سیکرٹری مال
چوہدری مراد علی صاحب " امور عامہ و ضیافت
محمد علی ولد کریم بخش صاحب " اصلاح و ارشاد

چوہدری محمد صادق صاحب سیکرٹری زراعت
چوہدری لال خانصاحب " ضیافت
چوہدری محمد صادق صاحب نمبردار " وصایا
چوہدری محمد علی صاحب آڈیٹر
صوفی میاں احمد دین صاحب امین

علاقائی قائدین کی فوری توجہ کیلئے

انشاء اللہ اس سال بھی تربیتی کلاس کا انعقاد سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے قبل ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قائدین علاقائی سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے علاقہ جات میں تربیتی کلاس کا اجراء کرنے کی کوشش کریں تاکہ اصل تربیتی کلاس جو مرکز میں منعقد ہونے والی ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایات کے ماتحت جس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سے متوقع نتائج برآمد ہو سکیں اور اس سے خدام احمدیہ صحیح طور پر مستفید ہو سکیں اور مرکزی تربیتی کلاس سے تعلیم اور استفادہ کرنے والے خدام دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں۔

تربیتی کلاس کی اہمیت آپ پر عیاں ہے اس کا (۴)

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا باندھی میں

تیسرا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا تیسرا سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر کو باندھی ضلع نوابشاہ میں منعقد ہوگا۔ خیرپور ڈویژن کی مجالس کو اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

(۱) تقریری مقابلہ

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے سلوک (۲) وفات مسیح علیہ السلام (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔

۲ تحریری مقابلہ

(۱) مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مشابہتیں (۲) حیات مسیح کے نقصانات (۳) خلافت فی الاسلام۔

۳۔ مطالعہ کتب

(۱) آسمانی فیصلہ (۲) ضرورت الامام (۳) نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر (۴) سیرت مسیح موعود مسنوعی۔

۴۔ دینی معلومات

(۱) عقائد اسلام (۲) ارکان اسلام (۳) نماز مترجم و مسائل نماز مفصل۔

۵۔ حفظ و تلاوت قرآن کریم

(۱) سورہ البقرہ پہلا اور آخری رکوع (۲) سورہ کہف کا پہلا اور آخری رکوع (۳) سورہ صف (۴) سورہ جمعہ (۵) آخری پارہ کی آخری دس سورتیں۔

نوٹ:۔ سورہ کہف کا پہلا اور آخری رکوع باترجمہ یاد کرنا ہوگا۔

۶ ورزشی مقابلے

(۱) والی بال (۲) کبڈی (۳) دوڑیں (۴) چھلانگیں لمبی و اونچی (۵) رسہ کشی (۶) گولہ پھینکنا (۷) دو کاوٹ کی دوڑ۔

۷۔ فرسٹ ایڈ

فرسٹ ایڈ کے مظاہرہ کے دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

۸۔ اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کی شمولیت بھی ضروری ہے ان کے بھی کھیلوں۔ دوڑوں اور دینی معلومات میں مقابلے ہوں گے۔

۹۔ تہجد و درس قرآن کریم

اجتماع کے ایام میں تہجد باجماعت ادا کی جائے گی اور درس قرآن کریم کے علاوہ بعض علمی مضامین پر علماء سلسلہ تقاریر بھی فرمائیں گے۔

السداعی حاجی عبدالرحمن رئیس باندھی
قائد علاقائی خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن

(۴) قیام محض اسی بنا پر حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا کہ نوجوانان احمدیت مرکز میں آکر ایک تو مرکزی برکات سے مستفید ہوں۔ دوسرے یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جو خالص دینی اور اخلاقی ہوگی دوسروں کے علم میں اور دور دراز ممالک احمدیت کی صحیح صحیح تعلیمات پہنچا سکیں۔ اس کلاس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ مند بنانے کیلئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ پہلے قائدین اپنے اپنے علاقہ میں ان کلاسز کا انتظام کریں اور ان میں جس قدر زیادہ سے زیادہ خدام کی شرکت ممکن ہو کوشش کی جائے کہ وہ شریک ہوں اور پھر ان کلاسز کے نتائج کے پیش نظر اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والوں کو مرکزی تربیتی کلاس کے لئے منتخب کر کے ان کی اطلاع کر دی جائے۔ ان کلاسز کے نتائج کی اطلاع مرکز کو ۱۵ ستمبر تک پہنچ جانی چاہیئے تاکہ مرکز ان انتخاب کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح پروگرام مرتب کر سکے۔ امید ہے کہ قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائیں گے اور مجلس مرکزیہ کو جلد از جلد [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲۰ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ملازموں کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع۔ مستری لوہار درزی بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹی بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور رقم دیا کریں۔

پیش کردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔

دلچسپ طبی معلومات

ملیریا پاکستان کیلئے ایک اہم مسئلہ ہے

پاکستان میں ملیریا سب سے زیادہ مہلک ثابت ہوا ہے۔ ہر سال ایک لاکھ سولہ ہزار کے لگ بھگ افراد ملیریا کے ہاتھوں موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تعداد مشرقی پاکستان میں رہنے والوں کی ہوتی ہے اندازہ ہے کہ صرف مشرق میں ایک لاکھ سے زیادہ افراد کو ملیریا ختم کر ڈالتا ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۰ء سے کر ۱۹۵۵ء تک پانچ سال میں پاکستان میں پانچ لاکھ ۷۰ ہزار سے زیادہ افراد ملیریا کا شکار ہوئے۔ اس عرصہ میں مغربی پاکستان میں سب سے زیادہ افراد ۱۹۵۲ء میں ملیریا سے ہلاک ہوئے۔ ان کی کل تعداد ۱۷ ہزار آٹھ سو اٹھارہ تھی۔ مشرقی پاکستان میں اس بیماری کے ہاتھوں سب سے زیادہ افراد ۱۹۵۳ء میں ہلاک ہوئے ان کی کل تعداد ایک لاکھ ۳۰ ہزار ایک سو آٹھ بنتی ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ ہر سال ملک میں کتنے افراد ملیریا کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن ملیریا کی بیماری سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس مرض میں ہر سال کتنے افراد مبتلا ہوتے ہوں گے۔ دوسری بیماریوں اور امراض کے اعداد و شمار کے مقابلے میں ملیریا کے شکار ہونے والوں کے اعداد و شمار سب سے زیادہ ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہے کہ اس وقت ملک میں صحت عامہ کے لئے سب سے بڑا خطرہ ملیریا ہی ہے۔ اور یہ اہم ترین مسئلہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملیریا کے خلاف ملک کے مختلف حصوں میں مہمات کافی کامیاب ہوئی ہیں۔

بخار ایک علامت ہے بیماری نہیں ہے

بخار ایک علامت ہے۔ لیکن بہت سے اس کو غلطی سے فی نفسہ ایک بیماری سمجھ لیتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈوئن کہتے ہیں کہ جسمانی حرارت شاذ ہی اتنی زیادہ ہو سکتی ہے کہ اس کو مخصوص طریقوں سے کم کیا جائے۔ بخار کی موجودگی اکثر ڈاکٹروں کے لئے مددگار ہوتی ہے۔ جب حرارت کم ہو جاتی ہے۔ تو ڈاکٹر کے لئے اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ علاج بااثر ہے۔ ڈاکٹر ڈوئن کہتے ہیں کہ حرارت کو ہلکے لباس اور کمرہ کو ہوادار کر کے کم کیا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ نیم گرم پانی سے اسپنج کیا جائے۔

صرف جراثیم کی تلاش امراض کا مداوا نہیں

آپ کے جسم اور جوڑوں میں درد کی وجہ کیا ہے۔ شاید آپ اور آپ کے معالج اسے جسمانی خرابی ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بعید از قیاس نہیں کہ یہ آپ کی ازدواجی زندگی میں پریشانی کی وجہ سے ہو۔

یہ تحقیق ڈاکٹر ڈسمنڈ اونیل کی ہے جو سینٹ میری اسپتال میں نفسیاتی امراض کے ماہر ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جو لوگ صرف جرم اور جراثیم تلاش کرتے ہیں وہ بالکل مشینی طور پر سوچنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ حالانکہ بیماری کے اسباب ذاتی اور معاشرتی ماحول میں بھی تلاش کئے جانے چاہئیں۔

ڈاکٹر اونیل نے ایک مریض کی مثال دی ہے جو جوڑوں کے ایک خطرناک مرض میں مبتلا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بیوی سے جھگڑنے سے پہلے اسے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن جس دن بات حد سے بڑھ جاتی ہے غصہ کی شدت سے متاثرہ جگہ کے اعصاب میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے جس سے جوڑوں پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور تکلیف ہو جاتی ہے۔ اونیل نے مزید لکھا ہے کہ گھریلو تردد۔ جنسی اختلاط۔ ناگوار ڈیوٹی۔ مقابلہ اور مخالفت اور اس قسم کی جذباتی کیفیات بھی مرض کا سبب بن سکتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسے امراض بھی ہیں جو زندگی کے مقصد کو پورا کرنے میں انہماک سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے امراض یا ان کے اسباب کو دور کرنے کی کوشش لاحاصل اور کبھی خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے ایسے امراض میں معدہ کی شکایت۔ پیٹ کے پھوڑے۔ گنجا پن

اور چند دوسرے امراض شامل کئے ہیں یہاں یہ ذکر قابل غور ہے کہ طب مشرق کا طریقہ تشخیص اور معالجہ جسم انسانی کے تمام اعضاء اور افعال کی خرابی اور ذاتی و معاشرتی ماحول کے اثرات کا خاص خیال رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے اصول و ضوابط آج بھی تسلیم کئے جا رہے ہیں۔

تھکی ہوئی ماں کی مجموعی علامات

جدید ترین طبی تشخیص

جو مائیں ڈاکٹر کے یہاں یہ شکایت لے کر آتی ہیں کہ ان کی طبیعت خراب رہتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتیں کہ شکایت کیا ہے ڈاکٹر ہیونارڈ کہتے ہیں وہ عموماً "تھکی ہوئی ماں کی مجموعی علامات" (TTRED MOTHER'S SYNDROME) میں مبتلا ہوتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ بیماری نہیں ہے تمام ماؤں کو یہ کسی وقت ہو جایا کرتا ہے اس کا سلسلہ بہت زیادہ گھریلو امور سے متعلق ہوتا ہے۔ مثلاً شوہر یا بچوں کے متعلق کوئی بات۔ گھر کا کتا اور پالتو جانوروں کا خلجان۔ بہت سے ڈاکٹر اس کو "تعب خون" یا قلت استحالہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ کچھ عادتوں کے ترک کر دینے سے ہو جاتا ہے۔ مثلاً کافی نوشی یا تمباکو نوشی وغیرہ۔

انسانی عمر اور قد

سائنس دانوں نے عالمی لحاظ سے انسانی عمر کا اندازہ لگایا ہے۔ ان کے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق انسانی اوسط عمر ۵۲ برس ہے اور اس کا اوسط وزن ۱۳۱ پونڈ اور قد ۵ فٹ ۵ انچ ہے عورتوں کا جہاں تک تعلق ہے ان کی عمر وزن قد سے کم ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن کا تربیتی جلسہ
(بقیہ صفحہ اول)

اس جلسے کا اہتمام محلہ دارالیمن کی مجلس خدام الاحمدیہ نے کیا تھا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا کئے۔ جلسے کا آغاز نماز مغرب کے بعد تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سعید احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر کی اور خدام کو خاص التزام کے ساتھ دعائیں کرنے اور اس طرح اپنے آپ کو خدائی افضال کا مورد بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے بعد مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے پنجابی زبان میں نوجوانوں سے خطاب کیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنے اور ہر آن دعاؤں میں لگے رہنے کی نہایت پُردرد پیرائے میں تحریک فرمائی۔ آخر میں صاحب صدر نے تربیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خدام کو اسلامی شعار کی پابندی اختیار کرنے اور اپنے روزمرہ افعال کے ذریعہ اسلامی ماحول کو اُجاگر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ضمن میں اسلامی احکام کی پُرحکمت تفصیلات پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ میں حبیب الرحمٰن صاحب درد اور سعید احمد صاحب نے بعض اسلامی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

آخر میں مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالیمن نے صاحب صدر، علمائے سلسلہ اور دیگر حاضرین کا مجلس کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دلائی لامہ ہیمرشول کو خط لکھیں گے

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دلائی لامہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشول کو ایک خط لکھنے والے ہیں۔ اس سے پہلے وہ اقوام متحدہ سے امداد کی درخواست کر چکے ہیں۔

مینجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام و پتہ خوشخط لکھیں

کلمہ طیبہ

(بقیہ صفحہ ۴)

ختم نبوت کے حلقہ سے باہر نہیں جا سکتی۔ حدیث شریف میں جو حدیث ہے کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی یہ بھی اسی شان کے ثبوت میں ایک زبردست دلیل ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ نے جو یہ فرمایا ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ درحقیقت کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفسیر ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر میں اصل حدِ فاصل یہ کلمہ ہی ہے۔ اگر اس کلمہ کے پڑھنے کے بعد بھی کوئی شخص کافر رہتا ہے تو پھر اس کا کفر اس کو مبارک ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے نبی کریمؐ کا خادم بن کر دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ کس طرح آپ کا ایک غلام دنیا کے سب مذاہب پر اسلام کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں قیامت تک کے لئے مقرر کردہ دین ہے بالا ثابت کر کے حضور صلعم کی صداقت واضح اور روشن کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اعلانِ نکاح

برادرم مکرم لطیف احمد شاہ صاحب ولد ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں کا نکاح مسماۃ طاہرہ تسنیم صاحبہ بنت بابو عنایت اللہ صاحب ٹھیکیدار کے ہمراہ مکرم مولوی عبدالمالک صاحب مربی نے بروز جمعہ ۲۷ اگست ۱۹۵۹ء مبلغ اکیس ہزار حق مہر کے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

قریشی نور احمد بھاگلپوری کراچی

درخواست دعا

میری اہلیہ شدید اختلاج قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ زندگی ہر آن خطرے میں ہے۔ اپنے مخلص اور دعا گو بھائیوں سے دعا کا خواستگار ہوں۔

خاکسار دسردار محمد صباح الدین چنیوٹ